رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم یکشنبہ

جلد ۲ | ۱۸ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۶

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ :- ۱ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دُعا فرمائیں

دو سو قبائلی سرداروں کے تاریخی جرگہ میں

قائد اعظم کی تقریر

آزاد کشمیر ریڈیو سٹیشن

لاہور ۱۷ اپریل۔ آج سے آزاد کشمیر ریڈیو سٹیشن نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ سٹیشن ہر روز ۶½ بجے شام سے نو بجے تک پروگرام نشر کیا کریگا۔ یہ پروگرام ۴۹.۲۵ میٹر پر سُنا جا سکتا ہے۔

سکیورٹی کونسل کی طرف سے فلسطین میں لڑائی بند کر دینے کی سفارش

لیک سکیس ۱۷ اپریل۔ مسئلہ فلسطین کے متعلق آج سکیورٹی کونسل نے ایک قرارداد منظور کر لی۔ جس میں فریقین کو لڑائی بند کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ قرارداد کے حق میں نو ووٹ آئے۔ روس اور یوکرائن نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں دونوں کو مار دھاڑ اور فوجی کارروائی فوراً بند کر دینی چاہیئے۔ فلسطین کی حدود میں مسلح دستوں کا داخلہ اور ہتھیاروں کی برآمد روک دی جائے۔ اور ایسی سیاسی کارروائی کی بھی ممانعت کر دی جائے جو کسی ایک فریق کیلئے نقصان دہ ہو۔

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس
ابھی تک کوئی اہم فیصلہ نہیں ہوا

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ کلکتہ میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو اہم کانفرنس ہو رہی ہے آج اس کا تیسرا دن تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ دو دن تک اقلیتوں کے متعلق ان تجاویز کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی جو متفقہ طور پر تیار کی گئی تھیں۔ ابھی تک بحث عام نوعیت کی ہوتی رہی ہے۔ کسی اہم معاملہ کے متعلق سردست کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ امید ہے کہ کل کانفرنس ختم ہو جائے گی۔ کانفرنس میں مغربی اور مشرقی بنگال کے نمائندے بھی حصہ لے رہے ہیں۔

"ہمیں پاکستان کی سول اور فوجی سروسز میں شامل ہونیکا موقع دیا جائے" (قبائلی)

پشاور ۱۷ اپریل۔ آزاد قبائل کی تاریخ میں آج غالباً پہلی مرتبہ تمام قبائل کے دو سو ملکوں کا ایک جرگہ گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ سرداروں نے قائد اعظم کے سامنے پاکستان کے وفادار رہنے اور اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کا عہد کیا۔ اس موقع پر ایک سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے قبائلیوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُن کے لئے تعلیم کی آسانیاں بہم پہنچائی جائیں نیز انہیں پاکستان کی سول اور فوجی سروسوں میں حصہ لینے کی اجازت دیجائے۔

قائد اعظم نے ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا مسلمانوں کو اب پہلے سے بہت زیادہ اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ مَیں نے ہمیشہ اسلام کا ادنیٰ خدمت گذار ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اس کام میں ہر مسلمان میری مدد کرے۔ آپ نے کہا حصول پاکستان کے لئے آپنے جو خدمات سرانجام دی ہیں انکی وجہ سے ہی ہم نے آپکے علاقہ سے فوجیں ہٹانیکا فیصلہ کیا ہے۔ ہم آپکی اندرونی آزادی میں ہرگز بلاوجہ مداخلت نہیں کرینگے۔ آپکے وظائف کے متعلق موجودہ انتظام میں آپکے مشورہ کے بغیر کوئی تبدیلی نہ کیجائیگی۔ پاکستان آپکی ہر طرح کی ترقی میں آپکی پوری مدد کریگا۔

قائد اعظم کے ارشادات

"پاکستان میں رہتے ہوئے جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان پھر ہندوستان کے ساتھ مل جائے وہ موہوم خوابوں کی دُنیا میں بستے ہیں۔ وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔"

پاکستان کی حکومت پاکستان کے دشمنوں کو، ان دشمنوں کے پانچویں کالم والوں کو اور کمیونسٹوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

پاکستان مسلمانوں کی دس سال کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب اسے دشمنوں کے مکروہ منصوبوں سے بچانا مسلمانوں کا کام ہے۔ اس مقصد کے لئے مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔"

تقریر ڈھاکہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل لاہور
۱۸ اپریل ۱۹۴۸ء

پس چہ باید کرد اے اقوام شرق

اس وقت دنیا میں جو بڑی بڑی قوموں کے دو متضاد بلاک بن گئے ہیں۔ ان میں جھگڑے کی بنیاد روز بروز وسیع ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ان بڑی بڑی قوموں کو اپنے اپنے ملک میں امن سے رہنا نصیب نہیں ہو رہا۔ اس لئے وہ اپنے ملک کو بیرونی حملوں سے محفوظ بنانے میں مصروف ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے رنگ میں دوسری چھوٹی چھوٹی قوتوں کو نگل جانا چاہتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو جوع الارض اکسا رہی ہے۔ کہ وہی اور صرف وہی دنیا کو سمو چا ہڑپ کر جائے۔ ایک طرف امریکہ اور برطانیہ اپنے مہلک جنگی ہتھیاروں سے لیس ہو کر للکار رہے ہیں۔ تو دوسری طرف روس اس سے بھی زیادہ مہلک ہتھیاروں سے مسلح ہو کر دنیا کا امن درہم برہم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ دونہ بلاک جنگ کی تیاریاں اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کا ادعا ہے کہ وہ اپنے اپنے انداز سے امن قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ امریکہ برطانوی بلاک کہتا ہے کہ ہم تمام دنیا میں جمہوریت کے اصول قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی تمام امراض کا یہی واحد علاج ہے۔ اُدھر روس پکار رہا ہے کہ میرا نسخہ ہی بیمار کے لئے مفید ہے۔ الغرض اس وقت دنیا کا دو ملاؤں میں مرغی حرام والا حال ہے۔

پاکستان سے لیکر مراکو تک اسلامی ممالک کی ایک لکیر چلی گئی ہے۔ دونو بلاکوں میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ ان ممالک میں سے زیادہ سے زیادہ ممالک اپنے ساتھ ملا لے۔ امریکی بلاک بہت حد تک کامیاب ہے شمالی افریقہ کے تقریباً تمام ممالک ان کے زیر قبضہ ہیں۔ صرف اٹلی کو اپنے ساتھ ملانے کی دیر ہے۔ پھر یہاں جو تھوڑا سا خدشہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا۔ ٹرکی شروع ہی سے اس بلاک کیساتھ ہے ایران اور دیگر عرب ممالک شام۔ مصر اور حجاز و عراق۔ پھر افغانستان اور پاکستان کسی نہ کسی طرح ان کے زیر اثر ہیں۔ دوسری طرف روس سر توڑ کوشش کر رہا ہے کہ ان ممالک کو خوف پراپاگنڈہ یا معاہدات سے اپنے ساتھ جوڑ لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ کچھ اسلامی ممالک اگر ایک بلاک سے مل گئے اور کچھ دوسرے سے تو آنیوالی جنگ کی جو چکی چلیگی اسمیں یہ بڑی بڑی قومیں پسیں یا نہ پسیں لیکن اسلامی ممالک ضرور پس جائینگے۔ اور یہ بڑی بڑی قومیں چاہتی بھی یہی ہیں کہ خود تو صحیح و سالم رہیں اور اگر پسیں تو دوسری اقوام پسیں۔ ان تمام ممالک میں خام اشیاء کے بڑے بڑے خزانے مدفون ہیں۔ قوموں کے افراد سے ان کی تہذیب و تمدن سے بڑی قوموں کی کوئی غرض نہیں۔ وہ تو ان خزانوں پر بلا شرکت غیرے اپنا قبضہ کر لینے کے لئے بیچین ہیں۔

سوال ہے کہ ایسی صورت میں اسلامی ممالک کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اب صاف ہے کہ اگر یہ ممالک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ الگ بنائیں گے۔ اور صرف اپنی خود غرضی کو اپنا رہنما بنائیں گے تو یقیناً سب کے سب تباہ ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ کیلئے غلام بن جائیں گے۔ اس وقت لوہا گرم ہے۔ اور موقع ہے کہ یہ ممالک مل کر ایک ایسی کاری ضرب لگائیں۔ کہ یہ بڑی بڑی قومیں منہ دیکھتی رہ جائیں۔ ٹرکی اگر صرف اپنا ہی فائدہ سوچے گا۔ مصر اگر صرف اپنا ہی فائدہ سوچے گا۔ ایران۔ عرب۔ افغانستان اور پاکستان اگر صرف اپنا اپنا ہی فائدہ سوچینگے تو یقیناً سب کے لئے نہایت خطرناک نتیجہ نکلے گا۔ سب کے سب تباہ ہو جائیں گے۔ اور یہ بڑی بڑی قومیں ان کی لاشوں پر خوشی کے شادیانے بجائیں گی۔

فلسطین کے معاملہ میں جو عرب دنیا نے کسی قدر فتح حاصل کی ہے۔ وہ اس بات پر شاہد ہے کہ اتفاق و اتحاد کا کچھ نہ کچھ انعام ضرور ملتا ہے۔ بیشک جو کچھ ہوا ہے۔ اور ابھی جو کچھ ہونے والا ہے۔ اس میں بڑی بڑی اقوام کے اپنے مفاد کا نمایاں ہاتھ ہے لیکن اس میں بھی کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ ان کے اغراض کے حصول کی راہیں عرب دنیا کے متحدہ ٹھوس محاذ نے ضرور بدل دی ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اگر پاکستان سے لیکر مراکو تک تمام اسلامی قومیں یک دل اور یک آواز ہو جائیں۔ کم سے کم وہ اسلامی ممالک جو آزاد کہلاتے ہیں۔ اس ایک امر میں متفق ہو جائیں۔ کہ وہ صرف ذاتی اغراض کے پیش نظر دونوں میں سے کسی بلاک کا آلۂ کار نہیں بنیں گے۔ تو بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس وقت ان ممالک کو جس بات کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب ایک پالیسی اختیار کریں۔ خواہ وہ پالیسی کچھ بھی ہو۔ صرف یہی ایک طریق ہے۔ جس کے اختیار کرنے سے آزاد اسلامی ممالک کی آزادی قائم رہ سکتی ہے۔ اور محکوم ممالک کو غلامی سے نجات مل سکتی ہے۔ یہ ایک بڑا انقلابی لمحہ ہے۔ اگر ہماری قوموں نے اس لمحہ کو ضائع کر دیا۔ تو پھر وہی انجام ہوگا۔ جو عاقبت نااندیش قوموں کا ہمیشہ ہوتا ہے۔

اس متحدہ محاذ کے لئے کسی بین الاقوامی مجلس کے قیام کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ صرف متحدہ خطرہ ہی ایک ایسی چیز ہے کہ اگر ان قوموں نے ضمیر میں اس خطرہ کا صحیح احساس پیدا کر لیں۔ تو چند ہی دنوں میں ایک مؤثر صورت معرض وجود میں آ سکتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان ممالک کے درمیان باہمی سفارتوں کا مکمل جال بچھا دیا جائے۔ اور چھوٹے سے چھوٹے ملک کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اور یہ نظام ایسا ٹھوس ہونا چاہیئے کہ اگر ایک ملک کے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہو۔ تو ساری کی ساری اسلامی دنیا یک زبان ہو کر اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے ناممکن ہے کہ اس کا خاطر خواہ اثر نہ ہو جیسا کہ فلسطین کے معاملہ میں اس کا کچھ تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔

انوکھا مطالبہ

مسٹر کرپلانی سابق صدر کانگرس نے ایک بیان میں ہندی مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر وہ حکومت ہند سے اپنی وفاداری کے دعووں میں سچے ہیں۔ تو وہ فوراً جماعت در جماعت حیدر آباد دکن پہنچیں۔ اور وہاں جو ظلم و ستم ان کے ہم مذہب ہندوؤں پر ڈھا رہے ہیں۔ اس کو رد کیں۔ اگر حیدر آباد میں واقعی مسلمان ہندوؤں پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ تو نہ صرف ہند کے مسلمانوں کا بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش سے ایسا ظلم نہ ہونے دیں اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن جس طرز سے مسٹر کرپلانی اس فرض کی ادائیگی ہندی مسلمانوں سے کرانا چاہتے ہیں۔ وہ یقیناً دنیا میں اپنی قسم کی انوکھی طرز ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ خواہ ہند میں رہنے والے مسلمان کی کتنی بھی خواہش ہو۔ کہ حیدر آباد کے مفروضہ ظلم کی روک تھام ہونی چاہیئے۔ لیکن جبتک وہ چل کر حیدر آباد نہ جائے۔ اس وقت تک وہ ہند حکومت کا وفادار شہری کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کل کو مسٹر کرپلانی یہ بھی کہنے لگیں کہ جب تک ہند کے رہنے والے مسلمان اپنے ہم مذہب پاکستانیوں کو جا کر یہ نہ سمجھائیں۔ کہ وہ پاکستان توڑ کر ہند میں مل جائیں۔ اس وقت تک ان کی وفاداری قابل یقین نہیں ہو گی۔ کیوں نہیں ہو سکتا؟ جب ہندی مسلمانوں کی وفاداری کو پرکھنے کی کسوٹیاں بے شمار ہیں تو کیوں نہ ہر کسوٹی پر کس کر اس کے کھرا کھوٹا ہونے کی اچھی طرح جانچ کر لی جائے۔ تاکہ تمام شک و شبہ رفع ہو چلے۔

ہند کے مسلمانوں کو اب اس کے سوا اور کام ہی کیا رہا ہے کہ وہ عمر بھر صرف اپنی وفاداری کا ہی ثبوت دیا کریں۔ ورنہ ایک جمہوری غیر مذہبی حکومت کے اقتدار میں ان کے سانس لینے کا اور فائدہ ہی کیا ہے

ہند میں چار کروڑ مسلمان رہتے ہیں کیا مسٹر کرپلانی چاہتے ہیں کہ چار کروڑ کے چار کروڑ ہی حیدر آباد جائیں یا کچھ کم و بیش۔ اگر سارے نہ جا سکیں تو پھر جو نہ جا سکیں گے۔ انکی وفاداری کا کیا ہوگا۔ اور اگر سارے جائیں تو حیدر آباد میں سمائیں گے کس طرح اور بفرض محال سما بھی جائیں تو پھر اگر وہاں جا کر بھی اتحاد المسلمین سے مل جائیں تو پھر کیا ہوگا؟ امید ہے کہ مسٹر کرپلانی نے اس کا کوئی نہ کوئی حل ضرور سوچا ہوگا۔

درخواست دُعا۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب میر پور خاص سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیشن عدالت میں گیارہ احباب جماعت کیخلاف مقدمہ قتل کی سماعت ۲۹ اپریل سے شروع ہونیوالی ہے۔ وہ صحابہ کرام سے بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست کرتے ہیں کہ ان بھائیوں کی رہائی کیلئے دردِ دل سے بالالتزام دُعائیں فرماتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر تتمہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کے موقعہ پر

آسمانی تقدیر کے ظہور کے لئے زمینی جدوجہد بھی ضروری ہے

ہر مومن کی یہی خواہش ہونی چاہیئے کہ دنیا کے گورنر جنرل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں

دو مبشر خواب

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء ۱۰ بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"دُعا کے ساتھ میں اس اجلاس کا افتتاح کرتا ہوں۔ پہلے میں دُعا کرونگا۔ اس کے بعد کچھ کلمات افتتاحیہ کہوں گا۔ اور پھر جلسہ اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق شروع ہو گا۔"

ان مختصر کلمات کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا۔

جیسا کہ دسمبر کے موقعہ پر اعلان کیا گیا تھا ہمارا

جلسہ سالانہ

کو دو حصوں میں اس لئے تقسیم کیا گیا تھا۔ کہ گزشتہ موقعہ پر مستورات کے آنے کے خلاف اعلان کر دیا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا کہ چونکہ راستہ کی تکلیفوں کی وجہ سے، ریل گاڑیوں کی مشکلات کی وجہ سے اور اس جگہ انکے رہنے کے انتظام میں جو دقتیں حائل ہوں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس موقعہ پر مستورات اور بچوں کا آنا تکلیف دہ ہو گا۔ اس لئے ہم ایک اور دن مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بڑھا دینگے۔ تاکہ مستورات کو جو پچھلے جلسہ میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف پہونچی ہے اس کا ازالہ ہو سکے۔ اسی اعلان کے مدنظر منتظمین کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ خصوصیت کے ساتھ عورتوں کے لئے انتظام کرتے لیکن مجھے کوئی ایسی رپورٹ نہیں ملی۔ جس سے معلوم ہوتا کہ آیا انتظام کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر ایسا کیا گیا ہے۔ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ اور اگر ایسا انتظام نہیں کیا گیا۔ تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کے پھر بھی وہ غرض پوری نہ ہو سکی جس کے لئے اس جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اجتماع وہی بابرکت ہوتے ہیں۔ جو

نیک مقاصد اور نیک ارادوں کے ساتھ

کئے جائیں۔ یہ چھوٹا سا اجتماع چند سو آدمی جمع ہوئے ہیں۔ یا وہ اجتماع بھی جو قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ اور جس میں تیس تیس چالیس چالیس ہزار آدمی جمع ہوا کرتا تھا۔

دنیا کی آبادی

کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ دنیا کی موجودہ آبادی ۲ ارب کے قریب ہے۔ اس دو ارب کی آبادی میں سے تیس چالیس ہزار کے قریب لوگوں کا کہیں جمع ہو جانا کونسی بڑی بات ہے۔ ہمارے سامنے دنیا کے قلوب فتح کرنا ہے۔ اور اس کام کے لئے ہی ہم ہر سال جلسے کرتے ہیں۔ شوریٰ کرتے ہیں۔ اور مختلف اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کس سرعت رفتار سے اس مقصد کے حصول کے لئے بڑھ رہے ہیں اگر تو وہ رفتار ایسی ہے۔ جس سے معقول طور پر معقول زمانہ میں

اسلام اور احمدیت

کو دنیا میں کامیابی حاصل ہو جائے تو الحمد للہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن اگر ہماری رفتار اتنی سست ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں صدیوں کا انتظار کرنا پڑے تب کہیں کامیابی حاصل ہو۔ تو یہ نہائت افسوس اور رنج کی بات ہے۔

پس ہماری جماعت کو صرف جلسوں اور اجلاسوں پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ مومنانہ جوش اور

مومنانہ اخلاص

اور مومنانہ قربانی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت اور تبلیغ اور اشاعت حق کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو کچھ خدا تعالےٰ کی طرف سے مقدر ہے۔ وہ تو مقدر ہی ہے مگر خدا تعالےٰ کی تقدیر بھی بندہ کی تدبیر سے مل کر کام کیا کرتی ہے۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ

حضرت نوحؑ

کے زمانہ میں جب باوجود تبلیغوں اور تدبیروں کے اس زمانہ کی بھیجی ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کی کامیابی کی کوئی صورت نہ نکلی۔ تو اللہ تعالےٰ نے

آسمان سے عذاب

نازل فرمایا۔ مگر فرماتا ہے۔ ہم نے آسمان سے بھی پانی برسایا اور زمین سے بھی سوتے پھوٹ پڑے اس طرح دونوں نے مل کر دنیا میں تباہی مچا دی۔ اور دنیا صرف نوحؑ اور اس کے ماننے والوں پر مشتمل رہ گئی۔ تو

آسمانی تقدیر

کے ظہور کے لئے زمینی جدوجہد کی ضرورت بھی ہوا کرتی ہے۔ یہ تمثیل خدا تعالےٰ نے یونہی بیان نہیں کی۔ کہ ہم نے آسمان سے بھی پانی برسایا۔ اور زمین سے بھی پانی پھوٹ پڑا۔ بلکہ یہ تمثیل اس حقیقت کے اظہار کے لئے بیان کی گئی ہے۔ کہ جب تقدیر نازل ہوتی ہے تو اس کے ساتھ بندے کی تدبیر کا شامل ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں ملکر کامیابی کو اس کی

انتہائی منزل

تک لے جاتی ہیں۔

پس بے شک خدا کی تقدیر یہی ہے کہ اسلام غالب ہو۔ خدا کی تقدیر یہی ہے کہ احمدیت غالب ہو۔ مگر جب تک فار التنور والا نظارہ نظر نہ آئے۔ جب تک زمین کے چشمے بھی نہ پھوٹ پڑیں۔ جب تک ہماری کوششیں بھی

خدائی تقدیر کی تائید

نہ کرنے لگیں۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ کی مشیت نہیں چاہتی۔ کہ وہ اپنی تقدیر نازل کرے۔ کیونکہ جہاں وہ اپنے نفس کے متعلق غیرت رکھتا ہے وہاں وہ اپنے بندوں کے لئے بھی غیرت مند ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں کام تو کروں۔ مگر اس میں

بندے کا بھی دخل

ہو۔ تاکہ جنت میں داخل ہوتے وقت انسان کہہ سکے کہ میرا خدا بڑا مہربان ہے۔ اس نے مجھے بھی توفیق دی۔ کہ میں اس کے دین کی خدمت کروں۔ اور پھر اس نے اپنے فضل سے اس خدمت کو سراہا اور مجھے اپنے قرب کا انعام بخشا۔

غرض خدا تعالےٰ کی مشیت اور اس کی قدرت میں شبہ نہیں۔ متواتر خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے ایسی خبریں دی گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دن گو مصائب اور مشکلات کے ہیں مگر آخر یہ دن کٹیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے فتوحات کا دروازہ ہمارے لئے کھولا جائیگا۔

آج رات ہی یعنی رات کے شروع حصہ میں میں نے ایک

نہایت مبشر خواب

دیکھا۔ جاگا تو وہ خواب مجھے یاد تھا۔ میں اس سے لطف اٹھاتا رہا۔ مگر دوبارہ سونے کے بعد جب صبح اٹھا۔ تو وہ خواب مجھے بھول گیا۔ صرف اتنا حصہ یاد ہے کہ ڈلہوزی یا اس کے قریب کا کوئی پہاڑی مقام ہے۔ وہاں ہم ہیں اور اس جگہ ہم نے کوئی بات شروع کی ہے۔ آنکھ کھلنے پر سب باتیں مجھے یاد تھیں۔ مگر جب میں دوبارہ سویا اور سو کر اٹھا تو وہ باتیں مجھے بھول گئیں۔ لیکن بہرحال وہ مبارک باتیں تھیں۔

اس کے بعد صبح میں نے دیکھا کہ گویا میں قادیان میں ہوں۔ وہ چوک جو مسجد مبارک کے سامنے ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ

سوار ہیں اور ان کے پاس رائفلیں بھی ہیں۔ وہ گھوڑوں پر ہیں یا اونٹوں پر۔ اس کے متعلق میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو قادیان کے مشرق یعنی دارالانوار کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ مشرق کی طرف دارالانوار اور پرانے قادیان کے درمیان جو علاقہ ابھی خالی ہے۔ اس پر ہوتے ہوئے میں نے دیکھا کہ میں جنوب کی طرف ننگل گاؤں کی طرف جا رہا ہوں۔ میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارہ کیا کہ دیکھیں کھیت میں کچھ تلیر اترے ہیں۔ پچاس ساٹھ یا سو کے قریب تلیر ہیں۔ گویا ان کی ایک ڈار وہاں آکر اتری ہے۔ اور اس خواہش سے اس نے مجھے اشارہ کیا ہے۔ کہ مجھے ان کا شکار کرنا چاہیئے۔ میں نے اسے کہا کہ اچھا بندوق منگواؤ خواب میں میں ایسا سمجھتا ہوں۔ کہ بندوق ساتھ ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ساتھ نہیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد جب میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ بندوق لینے کے لئے آدمی گئے ہیں۔ اس وقت میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ شیخ نورالحق صاحب جو ہماری زمینوں کے دفتر کے انچارج ہیں۔ اور مولوی نورالحق صاحب مبلغ یہ دونوں نورالحق نامی بندوق لینے کے لئے گئے ہیں۔ میں ان کی آمد کا انتظار کر رہا تھا کہ اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہ سکھ سوار جو چوک میں کھڑے تھے وہ اپنی سواریوں پر بیٹھے ہوئے۔ رائفلیں لگائے مشرق کی طرف بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے پیچھے ایک گڈہ بھی ہے۔ جس پر بستر اور گھر کا سامان وغیرہ معلوم ہوتا ہے۔

میں انتظار کی حالت میں ایک عمارت کے برآمدہ میں ٹہلنے لگا۔ اسی دوران میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس کی ڈاڑھی ایسی ہے جیسے مسلمانوں کی ڈاڑھی ہوتی ہے۔ یعنی ترشی ہوئی ہے۔ اور مونچھیں بھی شریعت کے مطابق ہیں۔ میں اس کی شکل وصورت سے خیال کرتا ہوں کہ غالباً یہ مسلمان ہے۔ اس نے مجھے آکر کہا۔ آپ میری امداد کریں۔ کچھ لوگ مجھے دق کرتے ہیں۔ لوگوں سے مراد میں سمجھتا ہوں کہ احمدی نہیں بلکہ غیر احمدی ہیں۔ اس نے بتایا کہ وہ لوگ اسے دق کرتے ہیں اور کچھ بوتلیں اس کے گھر میں رکھ جاتے ہیں۔ میں خواب میں سوچتا ہوں کہ وہ بوتلیں شاید تیز آبی مادہ کی ہوتی ہوں گی یا شراب کی بوتلیں ہوں گی۔ جو لوگ اس کے گھر میں رکھ جاتے ہوں گے تاکہ ناجائز شراب رکھنے کے الزام میں اسے پکڑوا دیں۔ مجھے خیال تھا کہ چونکہ اس کی شکل مسلمانوں والی ہے اس لئے وہ مسلمان ہی ہوگا۔ مگر جب میں نے اس سے نام پوچھا۔ تو اس نے مجھے اپنا نام ہندوانہ بتایا۔ تب میں نے اسے کہا یہ معاملہ پولیس سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تو صرف نصیحت کر سکتا ہوں۔ تم پولیس کو اطلاع دے دو۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اچھے شہریوں کی امداد کرے۔ اور اس فرض کی وجہ سے وہ تمہاری بھی ضرور امداد کرے گی۔ باقی جہاں تک میں نصیحت کر سکتا ہوں۔ وہ بھی کر دوں گا پھر میں نے اس شخص سے کہا۔ دیکھو تم ہندو ہو اور تم میرے پاس امداد کے لئے آئے ہو۔ مگر تمہارے جیسی بے مروت قوم میں نے آج تک نہیں دیکھی میرے پاس سینکڑوں خطوط ہندوؤں کے موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہوا ہے کہ مصیبتوں اور تباہیوں کے وقت صرف احمدیوں نے ان کی جانیں بچائیں اور ہر جگہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ان کی حفاظت کی (میں صرف خواب میں ہی ایسا نہیں کہہ رہا بلکہ واقعہ میں ایسے سینکڑوں خطوط ہندوؤں کے ہمارے پاس موجود ہیں) پھر میں اس سے کہتا ہوں۔ اس وقت میری جیب میں بھی ایک خط پڑا ہوا ہے جس میں ایک ہندو نے اقرار کیا ہے کہ آپ کی جماعت نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر ہماری جانیں بچائیں (اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اس وقت میرے کوٹ کی جیب میں ایسا خط پڑا ہوا تھا) مگر باوجود اس کے کہ ہر جگہ ہم نے تمہاری جانوں کی حفاظت کی۔ تمہارے مالوں کی حفاظت کی۔ تمہاری عزت و آبرو کی حفاظت کی۔ تمہارا جس جگہ بھی بس چلا اور جس جگہ بھی تمہارا زور چلا۔ تم نے ہمارے آدمیوں کو مارا۔ پس تمہارے جیسی بے مروت قوم دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پھر میں نے اسے کہا۔ تم اپنی موجودہ حالت پر خوش نہ ہو۔ ایک زمانہ آنے والا ہے جب ہندوستان میں کوئی ہندو نظر نہیں آئے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی بالا طاقت مجھ سے یہ الفاظ کہلوا رہی ہے اس پر خود میرے نفس نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایک ہندو بھی باقی نہ رہے۔ تب خواب میں ہی میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی زور شور سے تبلیغ کریں گے۔ تو پھر سارے ہندو مسلمان ہو جائیں گے۔ اس وقت ہندو اور مسلمان کی کوئی تمیز نہیں رہے گی۔ اور سارے کے سارے ہندو مسلمان ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا لیکھرام نے خواہش کی تھی کہ اسے قادیان آنے کا موقعہ دیا جائے۔ میں اس وقت خیال میں سمجھتا ہوں کہ لیکھرام قادیان کے مشرق کی طرف کی جگہ پر ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ اسے قادیان میں آنے کا موقع دے یا نہ دے۔ اس وقت اس نے یہ کہا یا میرے دل میں خیال گذرا کہ لیکھرام ایک دفعہ قادیان میں آیا تھا اور اس نے مشرق قادیان میں ایک تقریر بھی کی تھی جب اس نے کہا کہ لیکھرام قادیان آنے کی خواہش رکھتا ہے۔ تو میں نے اسے جواب میں کہا کہ یہ معاملہ حکومت وقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ وہ جو چاہے کرے۔ لیکن معاً مجھے خیال آیا کہ لیکھرام کو مرے ہوئے پچاس سال گذر چکے ہیں تب میں اسے کہتا ہوں۔ دیکھو پچاس سال ہو چکے جب وہ مارا گیا تھا اور تم اس کا اب ذکر کر رہے ہو۔ پھر میں نے اسے کہا کہ جس لیکھرام کا تم ذکر کرتے ہو۔ اس کی عمر کیا ہے۔ کیا پچاس سال سے اوپر ہے یا پچاس سے نیچے ہے۔ اس نے کہا۔ پچاس سال کے قریب ہے۔ جب اس نے کہا۔ لیکھرام کی عمر اس وقت پچاس سال کے قریب ہے۔ تب میں کہتا ہوں اگر ہندو قوم یہ بھی کہہ دے کہ لیکھرام مارا نہیں گیا تھا۔ بلکہ حملہ سے بچ گیا تھا۔ تب بھی اس وقت اس کی عمر نوّے سال سے اوپر ہونی چاہیئے اور تم کہتے ہو کہ اس کی عمر پچاس سال سے نیچے ہے۔ معلوم ہوتا ہے دنیا کو دھوکا دینے کے لئے کوئی اور آدمی کھڑا کر دیا گیا ہے۔ جس کا نام لیکھرام رکھ دیا گیا ہے یہ کیا چالاکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ہندو قوم سمجھتی ہے ہم اس طرح ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا لیکھرام کھڑا کر دیں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ لیکھرام زندہ ہے ورنہ خدا کی پیشگوئی کے مطابق تو وہ مارا جا چکا ہے اور یہ صرف مصنوعی نام ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک گاڑی آ رہی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ سوار ہیں جن کو بندوق لینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہ گاڑی تانگا کی شکل کی ہے۔ مگر دراصل رتھ ہے۔ جب سواریاں اتریں۔ تو میں نے دیکھا کہ اترنے والے شیخ نورالحق صاحب، مولوی نورالحق صاحب مبلغ اور میاں بشیر احمد صاحب تھے اور ان کے ہاتھ میں بندوق تھی اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے سمجھا کہ نورالحق روشنی کے معنوں میں ہے اور شیخ کے لفظ سے میں اب سمجھتا ہوں کہ نومسلموں کے لئے عام طور پر شیخ کا لفظ ہی بولا جاتا ہے خود تو وہ نومسلم نہیں۔ پرانے زمانہ میں ان کے آباء و اجداد میں سے کوئی نومسلم ہوا ہو تو اور بات ہے بہر حال شیخ نورالحق صاحب مولوی نورالحق صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب تینوں نام ایسے ہیں جو

خواب کے ساتھ گہرا تعلق!

رکھتے ہیں۔ ان ناموں سے ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے اور بیرونی ممالک میں سے مسلمان ہونے والے لوگ مراد ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اسلام اور احمدیت کی ترقی کی بھی بشارت ہے

اسی طرح چند دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت کی شدت میں بڑھ رہا ہوں اور اس قدر خدا تعالےٰ کی محبت میرے دل میں پیدا ہو رہی ہے کہ میرا جسم اندر سے گداز ہو کر اس طرح بہہ رہا ہے جیسے نہر جاری ہوتی ہے۔ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے پانی کا ایک چشمہ جاری ہے اور میری ناک سے بھی پانی کی ایک نہر رواں معلوم ہوتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ آئینہ میرے سامنے نہیں۔ میں اپنے آپ کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح آئینہ سامنے ہونے کی حالت میں انسان اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ میں اپنے نتھنوں کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے ان میں بڑے بڑے سوراخ نظر آتے ہیں۔ وہ پھولے ہوئے ہیں۔ اور پانی کی سوزش کی وجہ سے اندر سے نہایت سرخ ہیں۔ اور آنکھوں کو دیکھتا ہوں۔ تو ان سے بھی پانی بہتا چلا جاتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں۔ یہ آنسو نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی محبت کی وجہ سے میرا نفس گداز ہو کر بہہ رہا ہے۔

اسی طرح چند دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں اپنے آپ کو بغیر آئینہ کے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ میں اٹھارہ بیس سال کا ہوں۔ میری ڈاڑھی مونچھ نہیں۔ اور میرا رنگ موجودہ رنگ سے بہت سفید ہے۔ خواب میں مجھے اپنی عمر پر کوئی تعجب نہیں آتا۔ لیکن رنگ کے متعلق میں کسی سے کہتا ہوں کہ جتنا سفید رنگ میرا پہلے تھا اب اس سے بہت زیادہ صاف اور سفید ہو گیا ہے۔

عجیب بات

یہ ہے۔ کہ پرسوں ایک فوجی افسر مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ وہ سیالکوٹ سے آئے تھے۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کے متعلق دیکھے۔ کہ اس کی ڈاڑھی مونچھ نہیں۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوگی۔ میں نے کہا موقعہ کے لحاظ سے تعبیر ہوگی۔ بعض حالتوں میں اس کی تعبیر بُری سمجھی جائیگی۔ اور بعض حالتوں میں اس کی تعبیر اچھی سمجھی جائیگی۔ تب میرے یہ کہنے پر کہ اس کی اچھی تعبیر بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ میں نے تو آپ کو ہی دیکھا تھا کہ آپ کی ڈاڑھی مونچھ نہیں ہے۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ آپ کی ڈاڑھی مونچھ کیوں نہیں۔ تو خود ہی یہ جواب سمجھ میں آیا کہ اس لئے کہ پھر سارے بال نئے نکلیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو یہ خواب دیکھے کتنے دن ہو چکے ہیں انہوں نے بتایا کہ چار پانچ دن ہوئے ہیں۔ اور ٹھیک چار پانچ دن پہلے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے خواب کا بھی ان سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواب میں میں نے بھی یہی دیکھا ہے۔ کہ آپ کا رنگ پہلے سے بہت زیادہ اُجلا ہے۔

یہ خوابیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے

احمدیت کا مستقبل

تاریک نہیں جیسے لوگ سمجھتے ہیں یقیناً خدا ہم کو ان مشکلات پر غالب آنے کی توفیق بخشے گا۔ اور یقیناً ہم کو نہ صرف ان مشکلات پر غالب آنے کی توفیق بخشے گا۔ بلکہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالےٰ پھر ہندوستان میں اسلام کی روحانی حکومت قائم کر دے گا۔ اور

روحانی حکومت کے قیام

کے بعد جسمانی حکومت اس کے تابع ہوا کرتی ہے اگر سب لوگ مسلمان ہو جائیں تو حکومت آپ ہی آپ اسلام کی ہو جائیگی۔ یوں ہمیں حکومت کی کوئی لالچ نہیں۔ ہمیں سلطنت حاصل کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمیں اگر دلچسپی ہے۔ تو اس سے کہ لوگوں کے

دلوں میں اسلام

قائم ہو جائے۔ ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ کہ زید وزیر اعظم بنتا ہے۔ یا بکر وزیر اعظم بنتا ہے۔ زید گورنر بنتا ہے یا بکر گورنر بنتا ہے۔ ہماری اتنی اور صرف اتنی خواہش ہے۔ اور یہی ہر مومن کی خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ

دنیا کا گورنر جنرل

محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہو۔ اور دنیا پر پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے۔ اس مقصد کے حاصل ہونے میں خواہ ہمارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ خواہ ہمارے بچے اور بیویاں اور دوسرے رشتہ دار ہماری آنکھوں کے سامنے مارے جائیں۔ وہ ہمارے لئے خوشی کا دن ہوگا رنج کا نہیں کوفت کا نہیں۔ کیونکہ اگر ہمارے مرنے سے پہلے ہم کو یہ خوشخبری مل جائے۔ کہ تم تو مارے جاتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہو رہے ہیں تو وہ موت ہمیں ہزاروں بلکہ لاکھوں زندگیوں سے زیادہ پیاری ہوگی۔ پس اس روح اور جذبہ سے کام کرو۔ اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ اب سستیوں اور غفلتوں کے دن نہیں۔ اگر تم اپنے اندر

نیک اور پاک تبدیلی

پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو مت سمجھو کہ تم تھوڑے ہو۔ تھوڑے ہونا کوئی بات نہیں۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ

تقریر کے بعد حضور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا

میاں عبدالرحیم احمد صاحب میرپورخاص سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گیارہ احباب جماعت کے خلاف قتل کا جو مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے سشن جج عدالت میں اس کی سماعت ۲۹ اپریل سے شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے صحابہ کرام سے بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے۔ کہ ان بھائیوں کی رہائی کے لئے درد دل سے بالالتزام دعائیں فرماتے رہیں۔

ثواب کا اہم موقعہ

دیہات میں تبلیغ کے لئے واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دیہاتی مبلغین کی ٹریننگ کے لئے جو سکیم جاری فرمائی ہوئی ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط رکھنے والے دوست اپنا نام پیش فرمائیں۔

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا تعالےٰ کے لئے وقف کی جائے۔

(۲) کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر کی قابلیت رکھتا ہو۔

(۳) تعلیم کے بعد کم از کم دو سال بغیر وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کرے

یہ کلاس نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام ماہ مئی سے شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے جو دوست مندرجہ بالا شرائط کے ماتحت اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنا نام اور ضروری کوائف سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کا انٹرویو کر کے جو دوست اس کلاس کے لئے موزون ثابت ہوں۔ ان کو انتخاب میں لایا جا سکے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

مبارکباد

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے جملہ اساتذہ وطلباء کا یہ اجلاس رئیس الاساتذہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی خدمت میں آپ کے سب سے بڑے بھائی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر سلسلہ عالیہ احمدیہ و حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے اور محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جو خوش قسمتی سے ہمارے ہی سکول کے پرانے طالب علم ہیں اور دیگر اسیران جیل سے رہائی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اور آپ کے دیگر احمدی احباب نے جو آپ کے ساتھ ہی مشرقی پنجاب گورنمنٹ نے محض احمدی ہونے کی وجہ سے جیلوں میں بند کر رکھے تھے۔ خدا تعالےٰ کی تائید سے جیل میں اخلاق اور روحانیت کا جو نہایت اعلےٰ نمونہ دکھایا ہے۔ اور جس کے طفیل جیل کی چار دیواری کے اندر ہی متعدد احباب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے وہ اعلےٰ نمونہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ ہم حضرت شاہ صاحب محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ اور مولوی عبدالعزیز صاحب آف بھامبڑی۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم اور دیگر جملہ احباب جو کل پرسوں ہی قید و بند کی مصائب سے آزاد ہوئے ہیں کی خدمت میں ان مصائب کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے اور محض خدا تعالےٰ کی خاطر خوشی خوشی تمام مصائب برداشت کر لینے پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کی ان قربانیوں کو جو انہوں نے اسلام اور احمدیت کی خاطر کی ہیں قبول فرمائے۔ اور ہمیں ان کی خوبیوں سے متمتع فرمائے۔

سکرٹری سکول سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول

بلا تفصیل رقوم

بعض احباب نے فسادات کے دوران میں چندوں کی رقوم ارسال کرتے ہوئے اس کی تفصیل سے مطلع نہیں کیا۔ یا بعض احباب حضور ایدہ اللہ الودود کی خدمت اقدس میں رقم پیش کرتے ہوئے تفصیل سے آگاہ کرنا بھول گئے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ادا کردہ رقوم کی تفصیل جلد سے جلد بھجوا دیں۔ جس کا زیادہ سے زیادہ ۲۰ یوم انتظار کرنے کے بعد ایسی رقوم کو چندہ عام کی مد میں ڈلوا دیا جائے گا۔

رسید / تاریخ	نام	رقم
۱۰۰۲۶ / ۱۹-۶-۴۷	اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالقادر صاحب	۱۵-۰-۰
۱۰۰۷۲ / ۱۴-۱۰-۴۷	شیخ محمد الدین صاحب تحصیل زیرہ	۱۱۰-۰-۰
۱۰۰۷۱ / ۱۸-۱۰-۴۷	ڈاکٹر منظور حسین صاحب بذریعہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری	۱۵۰-۰-۰
۱۳۷ / ۱۰-۱۱-۴۷	سیکرٹری صاحب مال میگاڈی	۶۶-۴-۰
۱۱۱۸۲ / ۱۵-۱۱-۴۷	بابو عبدالحلیم صاحب سیکرٹری مال انبالہ	۵۶۸-۴-۰

رپورٹ کارگزاری مجالس خدام احمدیہ

از یکم تبلیغ تا ۲۹ تبلیغ ۱۳۲۷ھش مطابق یکم فروری تا ۲۹ فروری ۱۹۴۸ء!

ماہ فروری میں مندرجہ ذیل ۵ مجالس کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر چنیوٹ۔ انجمن خدام الاحمدیہ محمود آباد جہلم۔ مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز۔ مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی (مالابار) ان مجالس کے کام کی تفصیل حسب ذیل ہے آئندہ کے لئے جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوایا کریں

مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر

مجلس نے دو دفعہ وقار عمل منا کر صحن بورڈنگ کمروں اور باہر گلی میں صفائی کی۔ ۲۰ مربع فٹ جگہ میں کوڑا کرکٹ جمع کر کے اس کو جلا دیا گیا۔ ڈیڑھ میل باہر جا کر ایک چھکڑا لدوایا۔

خدمت خلق کے سلسلہ میں چنیوٹ سے آنے والے مہاجرین کے لئے رہائش اور خوراک کا انتظام کیا گیا۔ اور ایک بوڑھے بیمار کو دوائی لا کر دی گئی۔ ایک نابینا بوڑھے کو مسجد تک پہنچایا۔ ایک چار فٹ گہرا گڑھا جو آمد و رفت کے مقام پر تھا مٹی ڈال کر پُر کیا گیا۔ بعض غربا کی مالی مدد کی گئی ایک خادم ایک ضعیفہ کا سامان ½۸ میل پیدل اٹھا کر لایا۔

نمازوں میں باقاعدہ حاضری لی جاتی رہی۔ غیر حاضروں سے باز پُرس کی گئی حلف الفضول کی یاد دھانی کروائی گئی۔ بعض خدام نماز تہجد پڑھتے ہے شعبہ تعلیم کے ماتحت بزم حسن بیان کا اجلاس کیا گیا کتب سلسلہ کا درس دیا گیا۔ نماز با ترجمہ نہ جاننے والوں کو ترجمہ سکھایا گیا۔

ایک خادم نے ۴ افراد کو تبلیغ کی اور دوسرے نے ۸ آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ گاؤں کے بااثر احباب سے تعلقات پیدا کئے گئے۔ خدام اطفال سے پندرہ روزہ وقف کے وعدے لئے گئے مجلس اطفال بھی اپنی جملہ مساعی کو خدام کے ساتھ ساتھ بجالاتی رہی۔ کھیلوں میں سے میرو ڈبہ، والی بال۔ عسکری ٹریننگ اور اتھلیٹکس میں حصہ لیتے رہے۔

مجلس محمود آباد جہلم

ہفتہ وار اجلاس خدام و اطفال کے باقاعدگی کے ساتھ منعقد کئے گئے۔ جن میں نوجوان مقررہ تقاریر کرتے رہے۔

قرآن کریم اور حدیث کے درس کا انتظام کیا گیا ہے اور سب خدام باقاعدگی سے حاضر ہوتے ہیں)۔ فرداً فرداً تحریک کی گئی - ۲۷ مستورات کو تحریک جدید دفتر دوم میں شامل کیا گیا۔ ۲ نئے خدام تحریک جدید دفتر دوم میں شامل کئے گئے۔

خدمت خلق کے سلسلے میں کئی مسافروں کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ وقار عمل منا کر مسجد کے بالائی حصہ کی لپائی کی گئی۔ اس حصہ کو بطور دار التبلیغ استعمال کیا جاوے گا۔

ورزش کے پروگرام پر باقاعدگی سے عمل ہو رہا ہے عسکری ٹریننگ باقاعدگی کے ساتھ دی جا رہی ہے

۱۵ فروری میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے موقعہ پر خدام نے بر حبت کے ساتھ تعاون کر کے ہر خدمت سر انجام دی۔

مجلس موسیٰ بنی مائنسز!

اس مجلس میں پہلے ۳۵ خدام شامل کئے گئے۔ خدمتِ خلق کے سلسلے میں اس مجلس نے ایک معذور کی مالی مدد کی۔ اور چند بے کس عورتوں کو مالی مدد دی۔ ایک غیر مسلم کی گاڑی کھڈ میں گر گئی تھی۔ ۔۔۔ سے نکالنے میں مدد دی۔ بعض غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

ذکر حبیب کا درس دیا جاتا ہے۔ نمازوں میں جملہ ممبران باقاعدہ ہیں۔ ۲ دفعہ وقارِ عمل منا کر مسجد کی صفائی و راستہ کی مرمت اور باغیچہ کی صفائی کی گئی۔

غیر حاضران کو سزا دی گئی۔

نائٹ سکول میں تمام اراکین قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ تبلیغی مساعی ناقابل ذکر ہیں۔

مجلس جیگاڑی مالابار

اس مجلس میں ۲۴ خدام ہیں۔ جماعت میں ۵ خدام ابھی ایسے ہیں۔ جو داخل مجلس خدام الاحمدیہ نہیں ہیں۔ ان کو مجلس میں شمولیت کی ناظم تجنید کی طرف سے تحریک کی جاتی رہی۔

قریب کے دیہات میں خدام نے جا کر تبلیغ کی۔ اشتہارات شائع کئے گئے۔ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر گفتگو کی۔

وقارِ عمل منا کر ۱۱۰۰ مربع فٹ جگہ درست کی گئی مسجد کی صفائی کی گئی۔ پانی کے حوض کو خالی کر کے تازہ پانی بھر اگیا۔ شعبہ تعلیم کے تحت ۔۔۔ عبد القادر صاحب نے سیرۃ نبی کریم صلعم پر ۱۵ خدام کو درس دیا گیا۔ بزم حسن بیان ۱۴ گھنٹے تک منعقد ہوئی۔ حاضری ۱۴ خدام تھی۔

خدمتِ خلق کے سلسلے میں مولوی عبد اللہ صاحب کے کنوئیں سے گندہ پانی نکال کر صاف کیا گیا۔

مساکین اور مفلسوں کی مالی مدد کی گئی۔

مسجد اطفال بفضلہ تعالیٰ بیدار ہے اُن کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ قرآن کریم مسائل احمدیہ اور عربی زبان سکھانے کے لئے ایک مدرسہ جاری ہے متفرق مساعی میں یوم مصلح الموعود کا جلسہ منعقد کرنا اور الفضل کا ترجمہ خدام کو سنانا شامل ہے۔

خاکسار مرزا البشیر احمد بیگ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مغربی پنجاب کے سکولوں کیلئے نئی کتب

لاہور ۱۷ اپریل:۔ مغربی پنجاب کے اسکولوں میں ۱۹۴۸ء کے تعلیمی سال سے تاریخ اور جغرافیہ کی جو کتابیں پڑھائی جائیں گی۔ وہ نئے سلیبس کے مطابق ہوں گی۔ پہلا سیشن اس سال کے مئی یا جون کے مہینے میں شروع ہوگا۔ چونکہ نئی کتابوں کی تیاری پر کچھ وقت لگے گا۔ اس لئے استادوں کو کچھ وقت کے لئے زبانی تعلیم دینی پڑے گی۔ نئی کتابوں کی تیاری پر تقریباً تین ماہ لگ جائیں گے۔

۔۔۔ کے زراعتی کالج کا معائنہ کیا۔ آپ نے کالج کے مختلف ۔۔۔ کو بہت دلچسپی سے دیکھا آپ نے گندم سٹورز کا بھی معائنہ کیا۔

دعائے مغفرت:۔

افسوس ہے۔ مستری عبد الغنی صاحب ساکن میانوالی خانو الی ضلع سیالکوٹ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(مسعود احمد کارکن بیت المال)

روغنی اجناس کی فصلوں کا تخمینہ

لاہور ۱۷ اپریل:۔ مغربی پنجاب میں ربیع کی روغنی اجناس۔ توریا۔ سرسوں۔ رائی۔ تارامیرا کی فصلوں کا دوسرا تخمینہ ۳۳۴۲۰۰ ایکڑ ہے اور السی کا تخمینہ ۴۸۰۰ ایکڑ ہے۔ روغنی اجناس کا موجودہ تخمینہ پچھلے سال کے اصل رقبہ سے ۱۳ فی صدی کم ہے۔ اور السی کا رقبہ ۵ فی صدی کم ہے صرف توریہ کا رقبہ ۱۸۸۱۰۰ ایکڑ ہے جس میں سے ۸۳۰۰۰ ایکڑ آبپاشی ہیں۔ السی کا موجودہ تخمینہ اسی سال کے پہلے تخمینے سے بقدر دو فیصدی زیادہ ہے۔ توریا کی کٹائی ہو چکی ہے۔ اور پیداوار حسب معمول ہے۔ اور دوسری فصلوں کی حالت بھی اچھی ہے۔

زراعتی کالج لائلپور کا معائنہ

لاہور ۱۷ اپریل:۔ پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبد الستار نے ۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء کو لائلپور

ایل۔ ایم۔ ایس کا امتحان

لاہور ۱۷ اپریل:۔ مغربی پنجاب کی سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کا ایل۔ ایم۔ ایس کا امتحان اس سال لاہور میں مئی کے مہینے ہوگا۔ صحیح تاریخ اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

تلوں کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۱۷ اپریل:۔ مغربی پنجاب میں تل کی فصل کا آخری تخمینہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ فصل کل رقبہ ۳۷۲۰۰ ایکڑ ہے۔ جس میں دوسری کے طور پر ۲۱۰۰ ایکڑ شامل ہیں۔ پچھلے سال اصل رقبہ گویا ۴۳۶۰۰ ایکڑ تھا گویا ۱۵ فی صد کی کمی ہوئی۔ البتہ پانچ سالہ اور دس سالہ اوسط سے موجودہ رقبہ علی الترتیب دس اور ۔۔ فی صدی زیادہ ہے۔ پیداوار کا تخمینہ ۷۹۸۰۰ ہنڈرڈ ویٹ ہے اس کے مقابلہ میں پچھلے سال کی پیداوار ۹۸۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ تھی فصل کی کٹائی حسب معمول ایام میں شروع ہو

پناہ گزینوں کیلئے قابل کاشت قطعات آراضی

شورکوٹ (ملتان فارسٹ ڈویژن ملتان)، کمالیہ کے قریب بورالا (منٹگمری فارسٹ ڈویژن ہیڈ کوارٹر چیچہ وطنی)، دال بچھراں ضلع میانوالی (مظفر گڑھ فارسٹ ڈویژن ملتان) میں کاشت کے لئے تین قطعات قابل یافت ہیں بورالا اور شورکوٹ کے قطعات کو محکمہ زراعت صرف خریف کے لئے پانی دے گا۔ لیکن دال بچھراں کے قطعہ کو ایک سال کیلئے ربیع اور خریف دونوں فصلوں کے لئے پانی دیا جائے گا۔ شورکوٹ اور بورالا میں خریف کے پانی سے چنا بویا جا سکتا ہے جو امید ہے برسات کا پانی ملنے سے پختہ ہو سکے گا۔ جن پناہ گزینوں کو ابھی تک کوئی زمین نہیں ملی ہے تاوقتیکہ انہیں کسی اور جگہ مستقل آباد کرنے کا انتظام نہ ہو وہ عارضی طور پر وہاں جا کر آباد ہو سکتے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں ملتان اور منٹگمری کے ڈویژنل فارسٹ افسران سے ملنا چاہیئے۔

۲۱۷

ہڑتال کی دھمکیاں دینے والے پاکستان کے دشمن اور ففتھ کالم کے رکن ہیں

لاہور ۱۶ اپریل۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علی خان نے کھیوڑہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے ایک مجمع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو نہایت زوردار الفاظ میں متنبہ کیا کہ حکومت کے خلاف براہ راست اقدام کرنے کے متعلق کمیونسٹ جو نعرے لگا رہے ہیں اور جس قسم کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ وہ ان سے قطعاً متاثر نہ ہوں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کمیونسٹ پانچواں کالم ہیں۔ اور یہ لوگ پاکستان کے نظم و نسق کو مفلوج کرنے پر تلے ہوئے۔ وزیر مہاجرین نے یقین دلایا کہ پاکستان کے ہر مزدور کو ترقی کے مساوی مواقع عطا کئے جائینگے۔ پاکستان کے قوانین کی بنیاد لینن اور سٹالن کی تعلیمات پر ہرگز نہیں رکھی جائیں گی۔ پاکستانی نظام اسلامی اشتراکیت کے اس صحیح اور صالح تصور پر مبنی ہوگا۔ جو امیر اور غریب میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتا۔ موجودہ دور کو آزمائش کا دور قرار دیتے ہوئے آپ نے ہر ایک کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ ہر ممکن کوشش سے کام لیکر اس نوزائیدہ اسلامی حکومت کی بنیادوں کو مضبوط کرے۔

بمبئی میں ایک سو پچاس عرب گرفتار

بمبئی ۱۶ اپریل۔ کل بمبئی میں سی۔ آئی۔ ڈی کے محکمہ خارجہ نے ایک سو پچاس عربوں کو حراست میں لے لیا۔ ان کے متعلق یہ شبہ تھا۔ کہ وہ حیدرآباد جا رہے ہیں۔

فلسطین کی غذائی صورت حال

لیک سکسس ۱۶ اپریل۔ اتحادی انجمن کے فلسطین کمیشن نے آج فلسطین کی غذائی صورت حال کے متعلق سلامتی کونسل میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے۔ بتایا کہ فلسطین میں گندم کا آٹا بھجوانے کا فوراً انتظام کیا جائے۔ ورنہ مئی کے اواخر میں لوگ بھوک سے مرنے لگیں گے۔ نازک صورت حال کی وجوہات بتاتے ہوئے کمیشن نے لکھا ہے کہ اول تو انتدابی قوت نے صرف اتنی ہی خوراک مہیا کرنے کا انتظام کیا جتنی عام حالات میں کفایت کر سکتی تھی۔ دوسرے فلسطین کمیشن کے پاس سامان خوراک خریدنے کے لئے روپیہ نہیں۔

مخصوص قبرستانوں کا سلسلہ بند

لندن ۱۶ اپریل۔ کارتوال میں یہ قاعدہ تھا کہ بعض خاص خاص خاندانوں نے قبرستان کے بعض حصے اپنے مُردوں کے لئے مخصوص کرا لئے تھے۔ لیکن اب ریونڈ سٹر تھامس نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جو مُردہ پہلے آئے اُسے پہلے دفن کیا جائے۔ اور جو بعد میں آئے اسے بعد میں ہی جگہ دی جائے۔ چنانچہ قبروں کی مقررہ قطاروں میں ہر ایک مُردہ کو اس کی آمد کے مطابق دفن کیا جاتا ہے۔

وزیر اعظم کی معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی

لاہور ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ پاکستان نیشنل گارڈز میں ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہو گئے ہیں۔

کپڑے کی قیمتیں گرنے کا خوشکن امکان

کراچی ۱۶ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب سوت اور سوتی کپڑے کی ۲۴ ہزار گانٹھیں ہندوستان سے پاکستان پہنچنے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت ہندوستان نے پاکستان سے درآمد کردہ روئی پر سے محصول ہٹا لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان میں روئی کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے ہندوستان میں کپڑے کی قیمتیں بھی گر جائیں گی۔ اور اس طرح ہندوستان اور پاکستان کے عوام کو فائدہ پہنچیگا۔ ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ کے بعد سے اس وقت تک قریباً روئی کی پندرہ ہزار گانٹھیں ہندوستان جا چکی ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ مزید گانٹھیں بھی بھیجی جائیں گی۔

جالندھر ڈویژن کے سب قیدی پہنچ چکے ہیں

لاہور ۱۷ اپریل:۔ لودھیانہ ڈسٹرکٹ جیل سے ۲۸۰ قیدی اور مغربی پنجاب پہنچ گئے ہیں۔ اس تعداد کے ساتھ جالندھر ڈویژن سے مسلمان اسیروں اور زیر سماعت قیدیوں کا انخلاء مکمل ہو گیا ہے۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کا تبادلہ ۶ اپریل کو شروع ہوا۔ اس وقت دو ہزار سے زیادہ قیدی لاہور پہنچ چکے ہیں۔ جو سب کے سب جالندھر ڈویژن یا ضلع حصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب کو لاہور سنٹرل اور بورسٹل جیلوں میں رکھا گیا ہے۔ انبالہ ڈویژن اور دہلی کی مختلف جیلوں سے ایک ہزار کے قریب اور قیدی مغربی پنجاب آئیں گے۔ یہ کام اس مہینہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

شیخ عبداللہ کی حکومت کا انداز ستم

لاہور ۱۷ اپریل:۔ شعبہ نشر و اشاعت کشمیر مسلم کانفرنس کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کشمیر کا جو علاقہ تا حال ڈوگرہ راج کے ماتحت ہے۔ اس کی حالت سخت خراب ہے اور عوام دعائیں مانگ رہے ہیں۔ کہ شیخ عبداللہ کی حکومت جلد ختم ہو۔ اخلاق باختہ لوگوں کو عبداللہ حکومت نے افسر مقرر کر رکھا ہے۔ جو شرفا اور عوام کی تحقیر و تذلیل میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔

سردار محمد ابراہیم اب بھی حکومت آزاد کشمیر کے صدر ہیں

لاہور ۱۶ اپریل۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ نشر و اشاعت نے ملاپ ۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء میں شائع شدہ اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ سردار محمد ابراہیم خانصاحب صدر جمہوریہ آزاد کشمیر گورنمنٹ بھاگ گئے ہیں۔ اور چوہدری غلام عباس صاحب صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کو آزاد کشمیر گورنمنٹ کا صدر بنایا ہے۔ نیز قبائلی ہندوستانی فوج کے مقابلہ میں مرنے سے گھبرا گئے ہیں۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ چوہدری غلام عباس خان صاحب بحیثیت صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔ جیسا کہ سردار محمد ابراہیم شروع سے ہی کہتے آئے ہیں۔ کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ مسلم کانفرنس کا ایک حصہ ہے۔ سردار محمد ابراہیم خاں صاحب آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر بدستور رہیں۔ اور چوہدری غلام عباس خان صاحب آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔

ہندوستان سمجھوتہ کی نئی تجاویز بھی مسترد کر دے گا

دہلی ۱۷ اپریل:۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے صدر الفانسو لوپیز کشمیر کے متعلق جو قرارداد آج کونسل میں پیش کرنے والے ہیں۔ ہندوستان اسے قبول نہیں کریگا۔ کیونکہ اس میں ایک لحاظ سے ہندوستان کو ملزم گردانا گیا ہے۔ ہندوستان اول دن سے مطالبہ کر رہا ہے کہ پاکستان کو جنگ کشمیر میں بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ لینے سے روکا جائے۔ سلامتی کونسل کے نزدیک اس قسم کے اقدام کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی ہے جس بورڈ کے زیر اہتمام استصواب رائے ہی کیا جائیگا اسے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کے فیصلوں کو مسترد کر دے۔ اندریں صورت کہا جاتا ہے ہندوستان گورنمنٹ نے ان تجاویز کو مسترد کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پولیس کے مہاجرین کے درمیان تصادم

دو مہاجر ہلاک اور چار مجروح

لاہور ۱۷ اپریل:۔ کل باؤلی کیمپ لاہور میں پولیس اور مہاجرین کے درمیان شدید تصادم ہو گیا جس کے نتیجے میں دو مہاجر ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ پولیس کے چار سپاہیوں کے بھی چوٹیں آئیں۔ جن میں سے ایک کی حالت سخت نازک ہے۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاجرین کے ایک بیمار گائے اور بیمار بیل ذبح کر کے ان کا گوشت فروخت کرنا چاہا۔ سینیٹری انسپکٹر نے اصرار کیا۔ کہ گوشت کو زمین میں دفن کر دیا جائے مہاجرین اپنی بات پر مصر رہے یا آخر معاملہ یہاں تک پہنچا پولیس کے پہنچنے پر حالات پر قابو پا لیا گیا:۔

کشمیر بہت جلد پاکستان کا عظیم ترین جزو بن جائیگا

چوہدری غلام عباس کی تقریر!

گجرات۔ اپنے نامہ نگار سے ۱۷ اپریل

جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس آج مہاجرین جموں و کشمیر سے متعلقہ انتظامات کی چھان بین کرنے کے سلسلے میں گجرات پہنچے۔ اسلامیان گجرات اور کشمیر مہاجر سٹوڈنٹ فیڈریشن نے آپکا پرجوش استقبال کیا۔ تھوڑا عرصہ قیام کرنے کے بعد آپ جلالپور جٹاں تشریف لے گئے۔ جہاں بعد نماز جمعہ ایک جلسہ میں عوام کو خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے طرز عمل اور اندلیشہ کشمیر کے پیش نظر مسلمانان پاکستان کی ذمہ داریوں پر بالتفصیل روشنی کی۔ آپ نے کہا۔ کشمیر کی سرزمین کی فتح ہمارے مجاہدین کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے۔ ہم مادر وطن کو ڈوگرہ شاہی سے نجات دلانے کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے گریز نہیں کریں گے۔ اور میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ وقت دور نہیں ہے۔ جب کشمیر پاکستان کا ایک عظیم ترین جزو بن جائے گا۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم پوری طرح متحد ہو کر کشمیر کو آزاد کرانے کی کوشش کو جاری کر سکیں